Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ھفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲ ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ ۶ فتح ۱۳۵۴ہش ۶ دسمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۷۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔ طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے تاحال بہت علیل ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۵ فتح ۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔ حضور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ میں ربوہ کے احباب کو بعض ان ذمہ داریوں کی یاددہانی کرائی جن کی طرف انہیں جلسہ سالانہ کے ایّام کے قرب کی وجہ سے بالخصوص توجہ کرنی چاہیئے۔ حضور نے قرآن عظیم کے ارشاد وثیابك فطھر (المدثر) کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس ارشاد میں طہارت اور صفائی کے مختلف پہلوؤں کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے۔ اس میں اپنے جسم اور کپڑوں وغیرہ کی صفائی کے علاوہ ماحول کی صفائی بھی شامل ہے۔ اہلِ ربوہ کا فرض ہے کہ وہ موجودہ ایّام میں بالخصوص اپنے ماحول اور اپنے گھروں کے گردونواح کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کریں انہیں صفائی کا ایک ہفتہ منانا چاہیئے جو ۱۹ دسمبر تک ختم ہو جائے۔ خدام الاحمدیہ کو ۲۰ تاریخ تک تمام کچے راستوں کے گڑھے ہموار کر دینے چاہئیں اور انصار کو بھی اس میں حصہ لینا چاہیئے تاکہ جلسہ کے ایّام میں کہیں بھی گندگی نظر نہ آئے اور راستے ہموار ہو جائیں۔

آخر میں حضور نے غلبۂ اسلام کے خدائی وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو انکی اہم اور نازک ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا خدائی وعدہ بہرحال پورا ہو کر رہے گا اور ساری دُنیا ضرور سیدنا حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں جمع ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ جس طرح گذشتہ ۸۵ برس میں اپنی قدرتوں کے نمونے دکھاتا رہا ہے انشاءاللہ وہ آئندہ بھی ہمیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے گا لیکن اِس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی طاقت اور بساط کے مطابق عاجزانہ کوششیں کرتے چلے جائیں اور اس کے ساتھ ہی دعائیں بھی کرتے رہیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

حج ایک اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے جو کمال سُلوک کا آخری مرحلہ ہے

جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف کیا گیا ہے

"حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ الفاظ مُنہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ سمجھنا چاہیئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبّت میں کھو جائے اور تعشق باللہ اور محبّتِ الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پرواہ ہو۔ نہ عزیز و اقارب سے جُدائی کا فکر ہو جیسے عاشق اور محب اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔ جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے یہ ایک باریک نکتہ ہے۔ جیسا بیت اللہ ہے ایک اس سے بھی اُوپر ہے جب تک اس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔ اُس کا طواف کرنے والوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہیئے جو یہاں دیکھتے ہو کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں اسی طرح اُس کا طواف کرنے والوں کو چاہیئے کہ دُنیا کے کپڑے اتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشقِ الٰہی کی نشانی ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ گویا مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہیئے اَور کوئی غرض باقی نہ رہے"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ ماہِ فتح ۱۳۵۴ ہش
۶ دسمبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلِ ایمان کے لئے انتہائی خوف کا مقام

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں محض زبانی ایمان کی بناء پر کسی کو مومن تسلیم نہیں کیا ہے بلکہ مومن ہونے کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والا اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کو لازم پکڑے اور اس طرح اپنے عمل سے اپنا مومن ہونا ثابت کرے۔ اسی لئے فرمایا:۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ (الانفال آیت ۲)

اور اگر تم مومن ہو تو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن صرف وہی ہیں جو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت نہیں کرتے وہ محض زبانی ایمان کی بناء پر عند اللہ مومن شمار نہیں ہو سکتے۔ اس لحاظ سے ہر شخص کو فکر یہ ہونی چاہیئے کہ وہ خود عند اللہ مومن بنے نہ یہ کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والوں میں سے کون مومن ہے اور کون مومن نہیں ہے۔ مراد یہ کہ ہر شخص خود اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کر دیکھے کہ وہ اللہ اور رسولؐ کا اطاعت گزار ہے یا نہیں، دوسروں کے گریبانوں میں جھانکنے کا اسے اختیار نہیں ہے۔

مومن ہونے کے لئے اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کو لازم قرار دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اطاعت کے بعض تقاضوں کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ جو لوگ ان تقاضوں کو پورا کر دکھاتے ہیں وہ عند اللہ حقیقی مومن ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۝ (الانفال آیات ۳ تا ۵)

ترجمہ:۔ مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور ان کے سامنے اُس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیں۔ نیز (مومن وہ ہیں) جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں (اسی طرح حقیقی مومن وہ ہیں) جو نمازوں کو (شرائط کے مطابق) ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ (مذکورہ بالا صفات رکھنے والے) ہی سچے مومن ہیں۔ ان کے رب کے پاس ان کے لئے بڑے بڑے مدارج اور بخشش کا سامان اور معزز رزق ہے۔

پھر ذکر اللہ پر خشیتِ الٰہی سے دل کے معمور ہونے، تلاوت آیات پر ایمان کے بڑھنے، اپنے رب پر توکل کرنے، نمازوں کو پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنے، اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے ہی کو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کے تقاضوں کی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ اس میں شک نہیں یہ سب چیزیں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت میں شامل ہیں اور حقیقی مومن ہونے، بڑے بڑے مدارج پانے، بخشش کا سزاوار ٹھہرنے اور رزقِ کریم کا وارث بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کے ان جملہ احکام کو بجا لانا ضروری ہے لیکن اللہ اور رسولؐ کی اطاعت ان احکام کی بجا آوری تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اطاعت کے اور بہت سے تقاضے ہیں جنہیں پورا کرنا ضروری ہے مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ سورہ انفال میں ہی فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۝ (الانفال آیت ۷۵)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی ہے اور جنہوں نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا ہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) اپنے گھروں میں جگہ دی ہے اور ان کی مدد کی ہے وہی سچے مومن ہیں۔ ان کو گناہوں کی معافی بھی حاصل ہوگی اور معزز رزق بھی ملے گا۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے خدا اور رسولؐ کی اطاعت کے بعض نئے تقاضوں کا ذکر کر کے ان تقاضوں کو پورا کرنے والوں کو سچا مومن قرار دیا ہے اور ان کے لئے بھی بخشش اور معزز رزق کی ضمانت دی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت محض چند نیک اعمال بجا لانے تک محدود نہیں ہے بلکہ خدا اور رسولؐ یا اس کے من جانب اللہ مقرر ہونے والے نائب کی طرف سے موقع اور محل کے مناسب جو احکام بھی ملیں اور جن مخصوص اعمال پر بہ اقتضائے وقت زور دینے کے لئے کہا جائے ان سب احکام اور اعمال کو پورے تعہد کے ساتھ بجا لانا ضروری ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں محض نیک اعمال نہیں بلکہ اعمالِ صالحہ بجا لانے کی بار بار تلقین فرمائی ہے اور اعمالِ صالحہ کہتے ہی موقع اور محل کے مناسب حال اعمال کو ہیں۔

اس سے صاف عیاں ہے کہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت ہنسی کھیل نہیں ہے۔ اس کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اس لحاظ سے عند اللہ سچا اور حقیقی مومن قرار پانا آسان نہیں ہے۔ رہا یہ امر کہ کون مومن ہے اور کون مومن نہیں ہے اس کا فیصلہ خود اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے اور وہی کرتا بھی ہے کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خود اپنے نفس کو بھلا کر اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری سے بے نیاز ہو کر دوسروں کے ایمان کو پرکھنا شروع کر دے۔ اگر دیکھا جائے تو انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے متعلق ہر وقت فکر میں لگا رہے کہ آیا وہ عند اللہ مومن ہے یا نہیں، آیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی کماحقہٗ اطاعت بجا لا رہا ہے یا نہیں۔ کیا اسے اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق مل رہی ہے یا نہیں، اگر وہ کسی لحاظ سے اطاعت بجا نہیں لا رہا تو پھر اُس کے لئے انتہائی خوف کا مقام ہے۔ امن اور عافیت اسی میں ہے کہ وہ اس درجہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت میں محو ہو کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع میں حسب استعداد ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ یہ کہنے کے قابل ہو سکے کہ:۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(الانعام آیت ۱۶۳)

ترجمہ:۔ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں۔

اور وہ اس بشارت کا مصداق بن سکے کہ:۔

یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ۝ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝

(الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱)

ترجمہ:۔ اے نفسِ مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ آ (اس حال میں کہ تو اسے) پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی ہے۔ پھر (تیرا رب کہتا ہے کہ) آ میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا اور آ میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

امن اور عافیت اس میں نہیں ہے کہ انسان اپنے نفس کو بھلا کر دوسروں کے ایمان کو پرکھنے کی فکر میں پڑے ٭

جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف زبانوں میں تقاریر

امسال بھی انشاء اللہ العزیز جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف زبانوں میں جلسہ کا انعقاد کیا جائے گا۔ جو دوست عربی، اُردو، پنجابی، انگریزی، سندھی اور بلوچی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں تقریر کرنے کے خواہشمند ہوں وہ خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

مہتمم تحریکِ جدید
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ ناسخ و منسوخ اور اُس کے پانچ خطرناک نقصانات

(مکرم بشیر احمد صاحب زاہد گھٹیالیاں)

چوتھا نقصان

قارئین نسخ کو خود یہ اقرار ہے کہ

"اصطلاح علماء میں نسخ ایک ایسے حکم شرعی کا قائم کرنا ہے کہ جس کے بعد اس سے پیشتر کا حکم شرعی جو موقت تھا اٹھ جائے۔ اوّل منسوخ ہے اور ثانی کو ناسخ کہتے ہیں۔"

(ب) "اصطلاحی الفاظ قیود میں پڑے بغیر اس کا سیدھا سادھا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم خاص غرض اور مدت تک کے لئے تھا پھر اس کی جگہ دوسرا حکم نازل کیا گیا۔ اوّل الذکر کو منسوخ اور دوسرے کو ناسخ کہتے ہیں۔"

(ج) "انسان اپنی ناقص فہم و عقل کی بناء پر یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ پہلا حکم مستقل اور دائمی ہے اور جب اس کی جگہ دوسرا حکم آیا تو وہ چونک پڑا کہ یہ کیا ہوا؟ کیا اللہ تعالیٰ کو یہ پہلے سے معلوم نہ تھا کہ اس حکم میں یہ غلطی یا ضعف یا خلا ہے؟"

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ۱۹۷۰ء صفحہ ۵۸۹ و صفحہ ۶۰۶ و صفحہ ۶۰۷)

ظاہر ہے کہ قرآن مجید میں ناسخ و منسوخ آیات ماننے کا یہ مطلب ہے کہ یہ مانا جائے کہ قرآن مجید کا ایک بہت بڑا حصہ خاص وقت اور خاص حالات کے ماتحت نازل ہوا تھا۔ جس کا مقصد ایک خاص معاشرہ کی بہتری و بھلائی تھی۔ لہذا جب وہ مخصوص حالات نہ رہے تو اس خاص حصہ کی بھی ضرورت نہ رہی اور اب وہ صرف زیب داستان کے لئے ہے۔ یا پھر ان مخصوص حالات اور خاص زمانہ کی حسین یادگار کے طور پر محفوظ ہے چنانچہ یہ وہ باطل نظریہ ہے جس کی تردید خود قائلینِ نسخ غیر شعوری طور پر ہر وقت کرتے نظر آتے ہیں۔

پانچواں نقصان

مسئلہ ناسخ و منسوخ کا سب سے بڑا خطرناک پہلو یہ ہے کہ یہ مسئلہ قرآن مجید کی زبردست حقانیت اور صداقت کے محفوظ اور چونا گچ قلعہ میں ایک بہت بڑا شگاف ہے جہاں سے دشمنانِ اسلام قرآن مجید کی عظمت و صداقت پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس سے کسے انکار ہے؟ کہ بہائیت اسی ایک مسئلہ کا سہارا لے کر منظر عام پر آئی تھی۔ "مسٹر پال مرتد نے "ترکِ اسلام" میں اسی مسئلہ کی بنیاد پر قرآن مجید کی عظمت پر اعتراض کیا تھا۔ جس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے باوجود اس عقیدہ کے معتقد ہونے کے یہ لکھا تھا کہ

"اگر کوئی کہدے کہ قرآن مجید میں کوئی آیت منسوخ نہیں تو آپ نسخ کا کیا ثبوت دیں گے؟"

(ترک اسلام صفحہ ۱۹۳)

پھر قابل غور یہ بات ہے کہ آج سے پانچ سال قبل جب "سیارہ ڈائجسٹ" والوں نے نہایت تزک و احتشام سے "قرآن نمبر" شائع کیا تھا اور اس میں مسئلہ ناسخ و منسوخ کی اہمیت کو بھی قارئین کے ذہن نشین کرنے کی پوری پوری کوشش کی تھی تو اس کے تین چار ماہ بعد خود اردو ڈائجسٹ والوں نے "مسلمان بچوں کو اس زہر سے بچائیے" کے عنوان سے "پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکولز" کے متعلق جو معلومات بہم پہنچائی تھیں ان میں یہ بات خاص طور پر نمایاں تھی کہ جب "سکول" مسلمان بچوں کو چار مختلف تعلیمی مراحل سے گزار کر عیسائیت کے بالکل قریب لے جاتے ہیں تو آخر میں ان کے سامنے یہی ناسخ و منسوخ کا مسئلہ پیش کرتے ہیں۔ اگر یقین نہ ہو تو پڑھئے! لکھتے ہیں!۔

"ایک اور پمفلٹ کا نام ہے۔ منسوخ۔ اس میں لکھا ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا دن گزرتا ہو کہ برادرانِ اسلام یہ نہ کہتے ہوں کہ مسیحی اہل کتاب تو ہیں لیکن جس کتاب کو وہ مانتے ہیں وہ منسوخ ہو گئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں عام مسلمان یہ تصور کر بیٹھے ہیں کہ قرآن مجید کی بدولت توریت زبور اور انجیل کا اعتبار جاتا رہا ہے۔ لہٰذا وہ آسمانی و الہامی کتابیں قابل قبول نہیں رہیں چونکہ اہل اسلام اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں ...... اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ چند ایک حقائق کا بیان کیا جائے"

چنانچہ اس کے بعد جو جو حقائق اس پمفلٹ میں درج کئے گئے ہیں ان میں پہلی دلیل یہ دی گئی ہے۔

"تمام قرآن شریف میں اس اعتقاد کی تائید میں ایک لفظ بھی نہیں ملتا ہاں ناسخ و منسوخ کا سا معاملہ قرآن مجید میں تو ہے۔ مثلاً سورۃ بقرہ کی ۱۰۶ ویں آیت ......"

پھر اس کے بعد قرآن مجید سے ناسخ و منسوخ آیات کی چند مثالیں دے کر لکھا ہے۔

"منسوخ آیات کا صحیح شمار علمائے اسلام میں باعث بحث رہا ہے مگر رائے عامہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی تقریباً ۲۲۵ آیات۔ اس لحاظ سے منسوخ ہو گئی ہیں ہر حال شروع ہی سے لفظ آیت سے خود قرآن شریف ہی کی کوئی آیت مراد تھی۔ نہ کہ توریت۔ زبور یا انجیل کی لہذا نسخ کے اصول سے مسیحیوں کی کتاب پر کوئی حرف نہیں آتا۔ کیونکہ یہ اصول قرآن مجید کے ہی اندر محدود رہتا ہے۔"

اس پمفلٹ کے آخر میں جو عبارت درج ہے وہ مسلمانوں کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔

پمفلٹ نگار لکھتا ہے:۔

"جس شخص کے دل میں خدا کے کلام کی اتنی عزت و تعظیم ہو وہ کبھی یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ یہ کلام منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ کتاب مقدس کی تنسیخ کا اعتقاد رکھنا خداوند ذوالجلال پر متلون اور متغیر ہونے کا الزام لگاتا ہے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بائبل کی تنسیخ کا مسئلہ خدا تعالیٰ کی شان اور کاملیت پر لازماً تہمت ہے۔"

(اردو ڈائجسٹ صفحہ ۱۲۴ فروری ۱۹۷۰ء)

آہ! افسوس! صد ہزار افسوس!! کہ جس بات کو عیسائی سمجھ گئے ہیں۔ اس کو ہمارے علماء کرام آج بھی نہیں سمجھ رہے کہ مسئلہ ناسخ و منسوخ سے کتاب اللہ کی عظمت و صداقت اور حقانیت مجروح ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی شان اور کاملیت پر تہمت آتی ہے اور اسے متلون اور متغیر ماننا پڑتا ہے۔ چنانچہ ہمارے بزرگ علمائے دین ہیں۔ کہ آج بھی برملا کہہ رہے ہیں کہ

"نسخ منجملہ مقدورات الٰہی کے ہے انکار کرنا نسخ کا انکار کرنا قدرت کا ہے"

(حمائل فوائد الفیہ صفحہ ۲)

وائے نادانی متاع کارواں جاتا رہا
اور کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا!

عشرہ وقف جدید

عشرہ وقف جدید یکم دسمبر/فتح تا ۱۵ دسمبر/فتح منایا جا رہا ہے آپ سے درخواست ہے کہ سیکرٹری صاحب مال و سیکرٹری صاحب وقف جدید مقامی کے ساتھ وصولی چندہ اطفال وقف جدید کے بارہ میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ
مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مبلغ اسلام کی یاد میں

(مکرم محمد ذکریا صاحب مقیم ٹورنٹو کینیڈا)

ہمارے والد صاحب محمد ابراہیم خلیل سابق مبلغ کی ولادت ۱۹۰۱ء میں قادیان سے قریب دیہہ نواں پنڈ نزد سیکھواں میں ہوئی۔ آپ کی والدہ کا انتقال صغر سنی میں ہی ہو چکا تھا۔ دادا جی نے ہمارے والد صاحب کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کر دیا بہت تنگدستی اور نامساعد حالات میں وہاں تعلیم حاصل کی ۲۳-۱۹۲۲ء میں آپ کو ڈسٹرکٹ کونسل شیخوپورہ کے تحت بطور انگلش ٹیچر (جے۔ اے۔ وی) ملازمت مل گئی۔ ۱۹۲۲ء کے لگ بھگ والدہ موصوفہ زینب بی بی (متوفی ۱۹۲۹ء) بنت حضرت منشی محمد دین صاحب اصلیاتی نویس کھاریاں سے عقد ازدواج ہوا ملازمت کے سلسلہ میں ضلع شیخوپورہ کے مختلف ڈی۔ بی۔ سکولوں میں متعین رہے۔ ننکانہ صاحب۔ سید والا بھکی ہیر دوال وغیرہ نماز باجماعت تہجد۔ دعا اور تلاوت کلام پاک قرآن مجید سے متواتر خصوصی شغف رہا مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے کئی سو تبلیغی اشتہارات اور اخبارات میں مضامین لکھ کر شائع کئے۔ تقسیم ہند سے قبل ہمیشہ ہی جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت میں شرکت فرماتے رہے۔

صاحب کشوف و رؤیا بھی تھے حج بیت اللہ کا شرف بھی حاصل ہوا تھا ۱۹۳۵ء میں قادیان میں بالمقابل نور ہسپتال اپنا ذاتی مکان بنانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ چنانچہ اس کے بعد ہم ہر لحاظ سے قادیان کے ہی ہو گئے۔ وہیں یا ربوہ میں بچوں کی عمدہ بلکہ مثالی تعلیم و تربیت کا انتظام بھی ہو گیا ہر مہینہ چندروز کے لئے ملازمت سے قادیان بیوی بچوں سے ملاقات کے لئے آ جایا کرتے تھے۔ سفر میں اکثر دینی باتوں کی اشاعت اور مذہبی کتب کی تقسیم کا شغف رہتا تھا۔ تبلیغ و تربیت اور خلق خدا کی خدمت کا جذبہ اس قدر تھا کہ اپنی سالانہ تعطیلات بھی اکثر پبلک کاموں اور جماعتی خدمات کے لئے وقف کر دیا کرتے تھے ۱۹۲۳ء کے لگ بھگ قادیان میں انگریزی ترجمہ قرآن پاک اور پانچ جلدوں والی انگریزی تفسیر القرآن کا کام زوروں پر تھا آپ نے اس دور میں اپنی سالانہ رخصتیں ...... حضرت مولوی شیر علی رضی اللہ عنہ صاحب مترجم و مفسر قرآن کے حضور وقف کر دی تھیں۔ دارالامان کی کوٹھی بیت الحمد میں تفسیر القرآن کا جو دفتر ہوا کرتا تھا وہاں بالعموم پروف ریڈنگ اور انگریزی۔ عربی ڈکشنریوں سے قرآنی الفاظ کا ترجمہ و تشریح تلاش کرنا آپ کے سپرد تھا۔ نظام جماعت اور بارگاہ خلافت سے بے پناہ عقیدت کے باعث اپنی تبلیغی اور تربیتی مصروفیات کی رپورٹ یا اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حضور خطوط میں باقاعدہ پیش کرتے رہتے تھے۔

تحریک جدید کے ضمن میں ساری زندگی وقف کر کے حضور کی خدمت میں پیش کر دی اس مقصد میں کامیابی کے لئے بہت دعا کرتے تھے اور ہمیں یعنی اپنے سارے بچوں کو بھی دعا کی تحریک کیا کرتے تھے۔ چنانچہ یہ دعائیں معجزانہ قبولیت کا رنگ لائیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضور خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ جنگ عظیم کے اختتام کے لگ بھگ ۱۹۴۵ء میں مبلغین یورپ کا انتخاب کر رہے تھے۔ سیکرٹری تحریک جدید یا وکالت تبشیر کی طرف سے ایک اہم مجلس میں حضور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش ہوئی کہ دس مبلغین کی ضرورت ہے جبکہ صرف نو مبلغین تیار ہیں۔ اور ایک انگریزی دان مبلغ کی فوری کمی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اسی مجلس میں فرمایا کہ اٹلی میں تبلیغ کیلئے ماسٹر محمد ابراہیم کا تعین کیا جاتا ہے۔ اس تعیناتی کی اطلاع بذریعہ تار آئی وسط ۱۹۴۵ء سے ستمبر ۴۵ء تک تبشیری سفر یورپ کی تیاری کے لئے دارالواقفین قادیان میں مبلغین کلاس میں ذاتی تلمذ کیا۔ جو وقت کلاسوں سے بچتا وہ آپ نہایت معمور الوقتی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے عاشقانہ مطالعہ میں صرف کرتے تھے

۸ دسمبر ۱۹۴۵ء کو جلسہ سالانہ سے چند ہی روز قبل قادیان سے نو مبلغین کا ایک قافلہ سبز پگڑیاں پہنے ہوئے لندن روانہ ہوا جن میں ہمارے والد صاحب بھی شامل تھے

۱۹۴۶ء میں لندن سے ویزا وغیرہ حاصل کر کے اٹلی آئے اور روم مارسیلز۔ فلورنس۔ سسلی۔ نیز میلان وغیرہ مقامات پر نہایت نامساعد حالات ...... کے باوجود تبلیغ اسلام میں مصروف رہے

۱۹۴۶-۴۷ء تک اٹلی کے پریس میں آپ کے کئی مضامین اور فوٹوز شائع ہو چکے ہیں۔ اٹلی میں شدید مشکلات کی وجہ سے ۱۹۴۸ء میں مرکز کے ارشاد کے ماتحت سیرالیون چلے گئے اور وہاں ۱۹۵۶ء تک میدان تبلیغ میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کی نمایاں خدمات سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔ فری ٹاؤن کے ممتاز لوگ اب بھی آپ کو Papa Khalil کے نام سے یاد کرتے ہیں وہاں تبلیغی کتب کے علاوہ ایک پرچہ بھی شائع کرتے تھے۔ ریڈیو سیرالیون سے اسلام اور قرآن کریم کے فضائل پر کئی تقاریر نشر کیں اور متعدد دشوار گذار تبلیغی سفر کئے۔ تاریخ احمدیت جلد ۱۳ میں مرقوم ہے۔

" ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مجاہد اٹلی حضرت المصلح الموعود کے حکم سے ۳ مارچ ۱۹۴۸ء کو فری ٹاؤن وارد ہوئے اور نہ صرف احمدیہ سکول کی نگرانی اساتذہ کی رہنمائی۔ مشن کی خط و کتابت اور ریکارڈ کی درستی وغیرہ میں مبلغ انچارج کا ہاتھ بٹانا شروع کیا بلکہ لٹریچر اور ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کو وسیع سے وسیع تر کرنے لگے جس پر ۲۲ نومبر ۱۹۴۸ء کی مشاورتی مجلس میں اظہار خوشنودی کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

" محمد ابراہیم نے پروپیگنڈا کا صحیح طریق اختیار کیا ہے"

(صفحہ ۱۳۴)

کچھ عرصہ بعد فری ٹاؤن (کالونی) اور سیرالیون (پروٹیکٹوریٹ) کے مشن انتظامی لحاظ سے علیحدہ علیحدہ کر دیئے گئے اور آپ بطور انچارج مشن فری ٹاؤن خدمات سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۵۰ء میں ہماری والدہ مرحومہ کی وفات کے بعد کچھ عرصہ کے لئے پاکستان آئے اور ایک ڈیڑھ سال بعد ہماری سوتیلی والدہ کے ہمراہ دوبارہ فری ٹاؤن تشریف لے گئے۔

۱۹۴۶ء میں ایک دفعہ ہمیں قادیان خط لکھا کہ یورپ میں لوگ اکثر ایک خصوصی نام (Family name) رکھتے ہیں۔ اس لئے حضور خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ سے درخواست کی جائے کہ میرے لئے محمد ابراہیم کے ساتھ ایک اور نام تجویز فرما دیں۔ ہماری والدہ مرحومہ بچوں کے ہمراہ حضور کی خدمت میں یہ خط لے کر حاضر ہوئیں۔ تو حضور نے فرمایا

" اچھا ابراہیم نام ہے تو ساتھ خلیل لگا لیں"

اس وقت سے آپ کا نام محمد ابراہیم خلیل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رستے میں کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ایک سچے مسلمان کے ایمان کی علامت ہے۔ ہم نے آپ کو کئی دفعہ اس حکم کی تعمیل میں سڑکوں اور رستوں سے کانٹے یا شیشے کے ٹکڑے وغیرہ ہٹاتے دیکھا ہے۔ اس طرح آپ سنت نبوی کی اطاعت اور پیروی کے لئے ہر طور بلکہ تکلف سے کوشش کرتے اگر کبھی نماز باجماعت رہ جاتی تو اس بات کا صدمہ آپ کے چہرہ پر پڑھا جا سکتا تھا۔

آپ کا وجود ہمارے لئے دعاؤں کا خزانہ تھا مرض الموت میں بھی سارے احباب و اصحاب کے لئے دعائیں کرتے رہے سالہا سال کی مجاہدانہ زندگی کے بعد بھی میدان تبلیغ میں وفات کی خواہش کیا کرتے تھے لیکن خداوند باری تعالیٰ کی ازلی تقدیر میں بستر مرگ پر ہی جام شہادت نوش کرنا مقدر تھا۔ چنانچہ ۲۷ مئی ۱۹۷۵ء کو جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔

آپ کی زندگی خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکیزہ اور کئی لحاظ سے قابل رشک زندگی تھی۔ و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ہمیں آپ کے نمونہ کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرماوے اور ایسی نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ جو مرحوم کے لئے بطور صدقہ جاریہ ہوں۔

وصایا

ضروری نوٹ :-

۱- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۲۳۲۷

میں روبینہ یاسمین بنت مسعود احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۱۰/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی وزنی ۵ تولے ۶ ماشے -
مالیتی -/۲۵۷۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - روبینہ یاسمین دارالصدر غربی - ربوہ -

گواہ شد - مہر نصیر احمد وصیت ۱۲۳۰۸ لائل پور -

گواہ شد کیپٹن محمد اسلم وصیت ۱۹۸۷۰ دارالصدر غربی - ربوہ -

مسل نمبر ۲۲۳۳۴

میں حسین بی بی زوجہ عبدالغنی صاحب - قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن میانہ پورہ سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۶/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر -/۳۲ روپے
۲- نقد مبلغ -/۵۰۰ روپے
۳- زیور طلائی ۳ تولے ۲ ماشے -
قیمت -/۲۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - حسین بی بی مکان ۳۱/۱۰۵ گلی ۲ محلہ میانہ پورہ سیالکوٹ -

گواہ شد - عبدالغنی ولد غلام محمد صاحب (خاوند موصیہ) سیالکوٹ

گواہ شد - قاسم الدین ولد میاں سوندھی صاحب محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ -

مسل نمبر ۲۲۳۳۵

میں نسیم محمودہ زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۷/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی وزنی ۳ تولے -
مالیتی -/۲۱۰۰ روپے۔

(حق مہر -/۴۰۰۰ روپے وصول کرکے خرچ کر چکی ہوں -)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۳۶ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - نسیم محمودہ ساکن بھڈال - P.O. چیتوں موم ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد - قاسم الدین ولد میاں سوندھی صاحب سیالکوٹ۔

گواہ شد - نذیر احمد (خاوند موصیہ) بھڈال ضلع سیالکوٹ -

مسل نمبر ۲۲۳۳۶

میں عزیز بیگم بیوہ محمد عدالت خان صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۱۰/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر -/۳۲ روپے
۲- نقد مبلغ -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۷۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بیٹا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - عزیز بیگم - مکان ۳۲/۲ بلاک ۵ خانیوال ضلع ملتان۔

گواہ شد - مرزا احمد دین ولد مرزا گل محمد صاحب خانیوال -

گواہ شد - عبدالمجید ولد حاجی فضل الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ خانیوال -

مسل نمبر ۲۲۳۳۷

میں مریم صدیقہ زوجہ چوہدری محمد جلال صاحب قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر سندھ - بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۱۰/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ -/۱۵۰۰ روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۱۰ ماشے مالیتی -/۵۶۲ روپے
۳- کلائی گھڑی ایک عدد مالیتی -/۱۸۰ روپے
۴- سلائی مشین ایک عدد قیمت -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - مریم صدیقہ زوجہ چوہدری محمد جلال صاحب - کریم نگر فارم P.O. ٹالہی سٹیشن - ضلع تھرپارکر سندھ -

گواہ شد - ڈاکٹر غلام حیدر وصیت ۲۳۱۸

گواہ شد - محمد اکبر فانی سیکرٹری مال کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر سندھ -

(باقی)

دیسی نہایت اعلیٰ درجہ کے عطر و تیل کے لئے

قادیان کی سب سے پہلی کمپنی

دلکشا پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ کو

ہمیشہ یاد رکھیں

جو حضرت مصلح موعود رضؓ کی یادگار ہے۔ نصف صدی سے خدمت کر رہی ہے اور اعلیٰ درجہ کی اشیاء تیار کرتی ہے۔

ربوہ میں ہماری اشیاء افضل برادرز۔ شریف کلاتھ ہاؤس۔ نعمت جنرل سٹور گولبازار۔ سہیل وہائیٹ ہاؤس رحمت بازار سے مل سکتی ہیں۔

دلکشا پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ

مکان ۱۱۲ مین سٹریٹ ۲۵ نسبت روڈ لاہور

تاریخ احمدیت پندرھویں جلد ۱۵ گیارہ نایاب تصاویر اعلیٰ کاغذ معیاری طباعت تقریباً چھ صد صفحات **قیمت اٹھارہ روپے** ملنے کا پتہ: **ادارۃ المصنفین ربوہ**

سفرِ یورپ سے بخیریت اور کامیاب مراجعت پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں عصرانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۴ر فتح ۔ آج بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضور ایدہ اللہ) کے اعزاز میں حضور کی سفرِ یورپ سے بخیریت اور کامیاب مراجعت کی خوشی میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال سے ملحق لان میں ایک دعوتِ عصرانہ کا اہتمام کیا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین مبارکہ اور لجنہ کی عہدیداران نے بھی شرکت کی۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید انجمن احمدیہ کے ناظر و وکلاء صاحبان اور بعض دیگر احباب کو بھی مدعو کیا گیا تھا جن کے لئے علیحدہ نشست کا انتظام تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پہلے لجنہ اماء اللہ ہال میں تشریف لے گئے جہاں پر تلاوتِ قرآن کریم نظم کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے سپاسنامہ پیش کیا جس میں اس امر پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی گئی تھی کہ اس نے حضور کو اپنے فضل سے صحت عطا فرمائی اور حضور بخیریت واپس مرکز میں تشریف لائے اور سفر کے دوران دیگر اہم دینی خدمات کے علاوہ سویڈن میں پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی بھی توفیق بخشی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سپاسنامہ کے جواب میں مختصر مگر نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں بدلے ہوئے حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے جو فضل جماعت پر ہو رہے ہیں اُن کا ذکر فرمایا اور احمدی مستورات کو ان کی اہم دینی اور تربیتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں حضور اس جگہ تشریف لے گئے جہاں پر مردوں کی نشست کا انتظام تھا اور وہاں پر اپنے خدام کے ہمراہ چائے نوش فرمائی جس کے بعد یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی ؛

اشاعتِ اسلام کے لئے
مالی قربانیوں کی مخلصانہ پیشکش

(قسط ۸)

(۱) مکرم چوہدری شجاعت علی صاحب مع اہل وعیال	ربوہ	۴۵-۵۵	نقد
(۲) " سردار عبدالحق صاحب شاگرد دارالصدر ج	"	۲۵-۵۶	"
(۳) " سید منعم الحسن صاحب " "	"	۰۰-۲۰	
(۴) " چوہدری احسان الرحمٰن صاحب بسرا وکالتِ مال	"	۰۰-۴۰	
(۵) " مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت	"	۰۰-۳۳	
(۶) " سلطان احمد صاحب مبشر دارالصدر شرقی	"	۰۰-۱۱	
(۷) " حاجی محمد رمضان صاحب دارالعلوم غربی	"	۰۰-۴۲	نقد
(۸) " راجہ بشیر الدین احمد صاحب مڈھ رانجھا	(سرگودھا)	۰۰-۵۵	
(۹) محترمہ سیدہ امۃ السلام صاحبہ ہیڈ مسٹرس مڈھ رانجھا	"	۰۰-۱۵۰	
(۱۰) مکرم شیخ راشد احمد صاحب وکالت مال اوّل	ربوہ	۰۰-۶۰	

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جلسہ سالانہ کے موقع پر تجارتی اشتہارات کے متعلق ضروری اعلان

ہمارا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خالص دینی اور روحانی ماحول میں منعقد ہوتا ہے۔ ہر حالت میں اس روحانی فضا کو قائم رکھنا احبابِ جماعت کا فرض ہے۔ اس سلسلہ میں یہ اعلان کیا جاتا ہے:-

(۱) جلسہ سالانہ کے موقع پر جو تجارتی ادارے اشتہارات (بالخصوص ادویات کے متعلق) شائع کرتے ہیں یا اپنے ہوٹلوں کے نامناسب نام رکھتے ہیں ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے ناموں اور اشتہارات کی عبارت کی بابت نظارت سے مشورہ حاصل کریں۔

(۲) دواخانوں کے اشتہارات اور فہرستوں کی عام اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی البتہ دواخانے میں آنے والے گاہکوں کو ادویات کے ہمراہ اپنا لٹریچر دے سکتے ہیں۔ امید ہے کہ تمام تجارتی ادارے ان ہدایات کی پابندی کریں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

محترم مرزا احمد بیگ صاحب ریٹائرڈ انکم ٹیکس آفیسر ساہیوال وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۳-۲۴ر نومبر کی درمیانی شب کو ۱۲½ بجے حضرت مرزا احمد بیگ صاحب رضی اللہ عنہ پٹی والے (ریٹائرڈ انکم ٹیکس آفیسر) چار ماہ بیمار رہ کر ساہیوال میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ پہلے ساہیوال میں پڑھی گئی پھر ان کا جنازہ ٹرک کے ذریعہ ربوہ لایا گیا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر استاذی المکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد انہوں نے ہی قبر پر دعا کرائی۔

محترم مرزا صاحب مرحوم ۱۸۸۶ء کو پٹی مغلاں میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید پڑھنے کے شوق سے قادیان پیدل گئے۔ سکول میں داخل ہو گئے اور اپنے نانا مرزا میراں بخش صاحب کے پاس قیام پذیر رہے۔ سکول میں آپ اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہوتے رہے۔ آپ کے دادا مرزا سلطان بیگ صاحب نے آپ کو رسالہ فوج میں بھرتی کروا دیا وہاں پر آپ نے عربی اور فرانسیسی میں میٹرک پاس کیا اور اپنی قابلیت کی وجہ سے کمیشن حاصل کیا۔ اعلیٰ فوجی کارکردگی کی وجہ سے کئی اعزازات حاصل کئے۔ ۱۹۰۲ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور حضورؑ کی مجالس میں شریک ہو کر فیضان و برکات حاصل کرتے رہے۔ آپ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کلاس فیلو اور بے تکلف دوست تھے۔ فوج میں دس سال ملازمت کے بعد آپ نے محکمہ انکم ٹیکس میں ملازمت اختیار کر لی۔ ہند و پاک کے مختلف اضلاع میں آپ ملازمت کے ساتھ ساتھ جماعتی کام بھی کرتے رہے۔ سیالکوٹ کے امیر جماعت بھی رہے۔ کئی دوستوں نے آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔

آپ نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑیں جو سب صاحبِ اولاد ہیں۔ ایک بیٹا مرزا مبارک احمد صاحب لاہور میں سیکشن آفیسر ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

(عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال)

درخواستِ دعا

میرے والد محترم حکیم عبدالعزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بیس بائیس دن سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ والدہ محترمہ بھی اکثر علیل رہتی ہیں نیز میرے بچے بھی بخار وغیرہ سے بیمار رہتے ہیں احباب سب بیماروں کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(حکیم قاضی نذر محمد چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

اللہ تعالیٰ آپکو ہر بیماری سے شفا دے
دعا کیساتھ دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ
کی ادویات بھی استعمال کریں!

چہرے کی داغ دھبے کیل مہاسے چھائیاں پھنسیاں
کھانے کی دوا
دور کر کے چہرے کی جلد کو کندن بنانے کیلئے فیسلین اکسیر
قیمت ۸/- ڈاک سے ۲۵/۸
ملنے کا پتہ: شاہ ہومیوپیتھک اسٹور ربوہ

• شہزین
• شہزین
• شہزین
مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴
(نوٹ) اب ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے یہی پتہ استعمال کیا جائے ؛

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴